بچاؤ اپنے آپ کو

اور گھر والوں کو جہنم کی آگ سے

www.KitaboSunnat.com

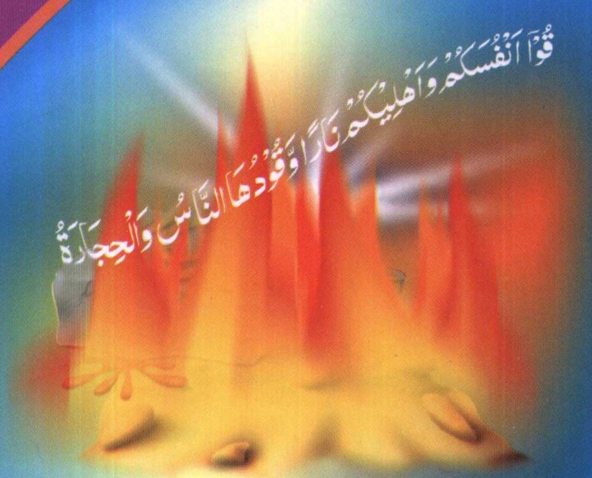

اُمِّ عبدِ منیب

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

”بچاؤ اپنے آپ کو اور گھر والوں کو جہنم کی آگ سے“

اُمِّ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

"بچاؤ اپنے آپ کو
اور گھر والوں کو جہنم کی آگ سے"

اہتمام ——— محمد عبد منیب
ناشر ——— مشربہ علم وحکمت
قیمت ——— 55:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت 0321-4609092 0300-4270553
کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

ڈسٹری بیوٹر دار الکتب السلفیۃ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
Ph.: 042-37361505-37008768
Cell: 0333-4334804

البلاغ

لاہور
لوئر گراؤنڈ لینڈ مارک پلازہ جیل روڈ لاہور
042-35717842-3,0300-8880450
6GL نیو لبرٹی ٹاور بالمقابل چیس ماڈل ٹاؤن لنک روڈ لاہور
042-35942233,35942277,0300-6112240

اسلام آباد
شالیمار سنٹر F-8 مرکز اسلام آباد
051-2281420,0300-5205050
عدنان پلازہ، سواں روڈ G-10 مرکز اسلام آباد
051-2224146-7,0300-5205060

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

☆سخنِ وضاحت 4
☆ندائے انتباہ 5
☆قوا انفسکم و اھلیکم نارا کا اطلاق کیسے؟ 8
☆اہل میں شامل لوگ 10
☆اہل کو بچانے کو حکم کیوں؟ 13
☆اس سلسلے میں اسوۂ انبیاء 19
☆ہم یہ فریضہ کیسے ادا کریں؟ 21
☆بحیثیت باپ 21
☆بحیثیت ماں 33
☆بحیثیت شوہر 37
☆بحیثیت بیوی 41
☆بحیثیت اولاد 46
☆بحیثیت بہن بھائی 49
☆بہن بھائیوں کی اولاد کو بچانا 53
☆قوا انفسکم و اھلیکم کے تقاضے 56

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخن وضاحت

غالباً تحریکِ اسلامی کی سب سے پہلی اجتماعی تربیت گاہ تھی جب مجھے اور مریم کو بہن خدیجہ نوشین کی وساطت سے یہ پیغام ملا کہ بہن یاسمین حمید چاہ رہی ہیں کہ قوا انفسکم واھلیکم نارا کے موضوع پر سمیہ بہن اور "تزکیہ نفس میں شکر کا کردار" کے موضوع پر مریم خنساء کچھ لکھ کر بھجوا دیں۔ الحمد للہ ان کی تحریک پر یہ دونوں مضمون اللہ نے لکھوا دیے، لیکن اشاعت کی نوبت بہت دیر سے آ رہی ہے۔ اس مضمون کا رنگ تحریری کے ساتھ ساتھ تقریری بھی ہے۔

امید ہے قارئین کے لیے یہ تحریر مفید ثابت ہو گی۔

ان شاءاللہ

ام عبد منیب رمضان: ۱۴۳۲

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ندائے انتباہ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا. (التحریم:٦)

''اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے''۔

وحی کے الفاظ سے تربیت یافتہ یہ ندا اپنی کیفیت و ماہیت اور معنویت میں بہت اہم پیغام رکھتی ہے جس کا طولِ موج ہمارے نفس کی گہرائیوں کو چھوتا ہوا ذی القربیٰ اور اولوالارحام کی چاردیواری میں جا اترتا ہے۔اس پکار میں محبت بھی ہے شفقت بھی ،ہم دردی بھی اور ایک ڈراؤنی خبر بھی ۔یہ صدائے انتباہ اہل ایمان سے مخاطب ہے۔وہ اہلِ ایمان جن کا دل یہ شہادت دے چکا ہے کہ مالکِ یوم دین کا نافذ کردہ جزا وسزا کا قانون اٹل ہے،جو رب العالمین کے رسول رحمۃ العالمین ﷺ کے مقامِ رسالت کو اپنے ادب ،اعتماد اور اطاعت کا مرجع تسلیم کر چکے ہیں۔

یہ ندا ایسے باسعادت انسانوں سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ اپنے نفس اور اہل کو آگ سے محفوظ رکھنے کا تدارک ابھی سے کر لیں جو قیامت کے ہول ناک دن......اللہ کے نافرمانوں کو اپنے انگاروں بھرے پیٹ میں نگلنے والی ہے-یہ آگ کیسی ہے؟ یہ جاننے کے لیے آیت کے اگلے حصہ پر غور کرنا ضروری ہے۔فرمان ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ. (التحریم:٦)

''جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر نہایت تندخو اور سخت فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔''

یہ آگ کتنی بھیانک، اذیت ناک اور شدید ہوگی، اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں کئی جگہ فرمایا ہے:

نَارًا حَامِيَةً ''بھڑکتی ہوئی آگ'' (القارعۃ)

نَارًا تَلَظّٰى ''شعلے اگلتی آگ'' (اللیل:١٤)

نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ''چھائی ہوئی آگ'' (البلد:٢٠)

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ (الھمزہ)

''اللہ کی بڑھکائی ہوئی آگ جو دلوں تک پہنچے گی''

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ (المدثر:٢٥) کھال جھلس دینے والی

قوا انفسکم واھلیکم نارا کی تنبیہ کو سامنے رکھیں تو معاملہ بڑا ہی خطرناک نظر آتا ہے۔ ہمارا تجربہ کہتا ہے کسی مصیبت یا پریشانی کا قبل از وقت علم الیقین ہو جائے تو اس سے بچنے کے لیے ہم اپنے تمام ذرائع استعمال کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں.....قومیں اپنے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے سامانِ دفاع سے لیس رہتی ہیں کیونکہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ اس کے بغیر ہمارا دفاع نہیں ہوسکتا۔اس جذبہ حفظِ ماتقدم کے پیشِ نظر انسان ہر موسم کے مطابق رہائش ،لباس اور خوراک کا انتظام کرتا ہے۔اسی حفظ ماتقدم کی وجہ سے ترقی وتہذیب کے آثار اپنی بہار دکھا رہے ہیں۔

ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جو شخص کسی مشکل یا مصیبت کا قبل از وقت علم ہونے کے باوجود اس سے بچنے یا مقابلہ کرنے کی منصوبہ بندی نہیں کرتا وہ اس میں بری طرح گرفتار ہوجاتا ہے۔دنیا میں آنے والی مشکلات سے نبٹنے کے لیے جو منصوبہ بندی کی جاتی ہے،اس کی بنیاد قیاس یا غالب گمان پر ہوتی ہے۔اس کے وقوع کا قطعی علم نہیں ہوتا پھر بھی ہم تیاری کرتے ہیں۔۔۔لیکن اس آگ کی موجودگی کی خبر تو وہ ذاتِ اعلیٰ واکبر دے رہی ہے،جس نے ہر جاندار اور بے جان کو پیدا کیا، کیوں اور کس لیے پیدا کیا؟ ان کے ذمے کون کون سا کام لگایا؟ وہ یہ سب جانتا ہے۔

تاریخ چلا چلا کر کہہ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب بھی اپنے نافرمانوں کو عذاب کی خبر دی وہ پورا ہو کر رہا۔قومِ نوح ،عاد، ثمود، ارم ،سبا ،قومِ فرعون ،قومِ لوط۔۔۔غرض کتنی ہی قومیں ہیں،جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اس خبر کو صرف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مذاق سمجھا، بچاؤ کے لیے کوئی تدبیر نہ کی۔ بالآخر ان کا دنیوی ٹھاٹھ باٹھ عذاب نے نگل لیا اور وہ کھنڈرات میں تبدیل ہو گئے۔

جن باسعادت انسانوں نے اس خبر کو پوری سنجیدگی کے ساتھ سنا، یقینی سمجھا، اس سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کیں وہ اللہ تعالیٰ کے انعام یافتگان میں شمار ہوئے، انہیں دنیا میں سکون، اطمینان اور غنا کی دولت حاصل ہوئی اور آخرت میں جنت کی ہمیشہ رہنے والی مسرتیں، نعمتیں اور آسائشیں ان کا مقدر بن گئیں۔

قوا انفسکم و اھلیکم نارا کا اطلاق کیسے؟

عمر رضی اللہ عنہ اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں۔ مراد یہ کہ تم اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو ان چیزوں سے منع کرو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اور ان باتوں کا حکم دو جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اس طرح ان کے اور جہنم کے درمیان رکاوٹ بن جاؤ۔ (احسن التفاسیر) www.KitaboSunnat.com

اس کا آغاز اپنے نفس سے ہونا چاہیے کیونکہ مذکورہ حکم میں بھی ترتیب یہی ہے، نیز کہنے والے کی بات میں اثر تب ہوتا ہے جب کہنے والا خود بھی مذکورہ امر کا پابند ہو۔ اللہ تعالیٰ جو نفس آفریں بھی ہے اور نفسیات دان بھی، اس نے دعوت و تبلیغ میں اس اصول کو اولین اہمیت دی، فرمایا:

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَفَلَا تَعْقِلُوْن. (البقرہ:۴۴)

"کیا تم لوگوں کو نیکی کرنے کا کہتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہو حالانکہ تم اللہ کی کتاب پڑھتے ہو کیا تم عقل نہیں رکھتے؟"

ہمارے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا لمحہ لمحہ گواہ ہے کہ آپؐ نے جس تعلیم کو دوسروں کے سامنے پیش کیا پہلے اسے اپنے کردار و عمل کے نگینے میں جڑا جس سے تسلسل، مداومت اور توازن کی ایسی شعاعیں پھوٹیں کہ ان کی چمک جس پر بھی پڑی وہ بھی انہی اعمال حسنہ کا گرویدہ ہو گیا۔ آپؐ کے حسنِ اخلاق کا یہی پہلو ہے جس نے آپؐ کے جانی دشمنوں کو آپؐ کا فدا کار بنا دیا جو آپؐ کی راہ میں کانٹے بچھاتے تھے، وہ آپؐ کی خاکِ قدم کو نورِ بصر بنانے لگے۔ آپ کو انسانوں سے کتنا پیار اور کس قدر ہمدردی تھی۔ اس کا اندازہ آپ کی اس بات سے لگایا جا سکتا ہے:۔

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مثلی ومثلکم کمثلِ رجلٍ او قد ناراً فجعل الجنادِبُ والفراش یَقَعْنَ فیھا وھو یُذَبُّھُنَّ عنھا وانا اٰخذُ بحجزِ کم عنِ النار وانتم تُغَلَّنون مِنْ یدیّ. (مسلم، کتاب الفضائل، باب شفقتہ ﷺ علی امتہ، :۲۲۸۵)

"میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی تو پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو اس آگ سے دور ہٹاتا ہے، میں بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری کمروں سے پکڑ پکڑ کر تمہیں جہنم کی آگ سے بچا رہا ہوں لیکن تم میرے ہاتھوں سے چھوٹے جاتے (اور نار جہنم میں گرتے جاتے) ہو۔"

اہل میں شامل لوگ:

قرآن حکیم کی وہ آیات جن میں اہل کا لفظ آیا ہے ان پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ اس میں ہر قسم کے لوگ آجاتے ہیں درج ذیل آیات پر غور کیجیے!

بیوی کے لیے:

اِذْرَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا. (طٰہٰ:١٠)

"جب اس (موسیٰ) نے اپنی بیوی سے کہا: تم ٹھہرو بے شک میں نے آگ دیکھی ہے۔"

گھر والوں کے لیے:

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ. (الصافات:٧٦)

"اور ہم نے اسے (ایوبؑ کو) نجات دی اور اس کے گھر والوں کو بھی ایک بڑے کرب سے۔"

فَاَنْجَيْنَاهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِيْنَ. (النمل:٥٧)

"پس ہم نے اس (لوطؑ) کو اور اس کے گھر والوں کو نجات دی سوائے اس کی بیوی کے جس کے لئے پیچھے رہ جانا ہم نے مقدر کر دیا تھا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھرانہ:

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ. (القصص:١٢)

''کیا میں تمہیں ایسے گھرانے کا پتا نہ دوں؟ جو تمہارے لیے اس (موسیٰ) کی پرورش کرے''۔

بیٹے کے لیے:

نوح علیہ السلام نے اپنے غرق ہونے والے بیٹے کے متعلق اللہ سے عرض کیا:

رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ. قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ . (هود:٤٥، ٤٦)

''اے میرے رب! میرا بیٹا میرے اہل میں سے تھا اور تیرا وعدہ بھی سچا ہے اور تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے، جواب دیا (اللہ نے) وہ تیرے اہل میں سے نہیں تھا کیوں کہ اس کے عمل اچھے نہ تھے لہٰذا تجھے جس بات کا علم نہیں اس کا سوال مجھ سے نہ کر''

بھائی کے لیے:

موسیٰ علیہ السلام نے دعا کرتے وقت کہا:

وَ اجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ. هٰرُوْنَ اَخِي. اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ. وَ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَشْرِكْهُ فِیْ اَمْرِیْ. كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا. وَّ نَذْكُرَكَ كَثِیْرًا. اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا. (طٰہٰ:۲۹تا۳۵)

''میرے خاندان میں سے ایک مددگار مقرر فرما دے، ہارونؑ کو جو میرا بھائی ہے اس سے میری کمر کو مضبوط کر، اور اسے میرے کام میں شریک کر دے تاکہ ہم تیری تسبیح بیان کریں اور خوب خوب تیرا ذکر کریں بلاشبہ تو ہمیں دیکھ رہا ہے۔''

کسی شہر کے رہنے والے لوگ:

وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ. (الاعراف:۹۶)

''اور اگر یہ بستیوں والے ایمان لے آتے اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکات کے دروازے کھول دیتے۔''

مکہ مکرمہ کے متعلق ابراہیم علیہ السلام نے اللہ سے دعا کرتے ہوئے فرمایا:

وَارْزُقْ اَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ. (البقرہ:۱۲۶)

''اور رزق دے اس کے باشندوں کو پھلوں کا، انہیں جو ان میں سے اللہ اور روز آخر پر ایمان لائیں۔''

ان آیات سے یہ پتا چلتا ہے کہ اہل سے مراد انسان کے بیوی، بچے، گھر میں رہنے والے، اس کے بہن بھائی، اس کی بستی والے، اس کے اہلِ وطن غرض درجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدرجہ وہ تمام لوگ شامل ہیں جن سے اس کی نسبی ورحمی یا شہری ووطنی نسبت ہے۔ ترتیب کے لحاظ سے ماں باپ، شوہر، بیوی، اولاد، گھر کے دیگر افراد اور پھر دیگر رشتہ دار بھی اس میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں۔

اہل کو بچانے کا حکم کیوں؟

انسان اس دنیا میں تنہا نہیں بلکہ وہ چاروں طرف سے رشتوں میں منسلک ہے۔ کسی سے اس کا نسب کا تعلق ہے، کسی سے رضاعت کا، کسی سے سمدھیانے کا ۔اسی طرح رشتوں کی لاتعداد جڑیں، شاخیں، پھول اور پتے ہیں۔ انسان کو ان کے ساتھ پیار بھی ہوتا ہے اور ہمدردی وغمخواری بھی، وہ ان کے لیے ایثار بھی کرتا ہے احسان بھی، وہ ان کے لیے تکلیف اور مشقت تک برداشت کر لیتا ہے جو رشتہ جتنا قریب ہوتا ہے۔ وہ اس کے چین اور سکون کے حصول کے لیے اور ان کی خواہشات کو پورا کرنے میں تگ ودو کرتا ہے، ان کے لیے تعلیم، رہائش، خوراک، لباس اور دیگر ضروریات کا انتظام کرتا ہے۔ جو شخص اپنوں سے بھی ہمدردی و ایثار نہیں کرتا وہ خودغرضی کا مریض ہوتا ہے۔ ہم اپنے نفس کو آگ کے عذاب سے بچانے کے لیے فکر مند ہیں لیکن اپنے اہل کو یہ احساس نہ دلائیں تو یہ خودغرضی کی انتہا ہے۔ اپنے رشتہ داروں سے حقیقی محبت کا تقاضا یہی ہے کہ انہیں دنیا کے فنا ہو جانے والے عیش و آرام کی بجائے آخرت کے دائمی سکون وشادمانی کی طرف لے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں۔

انسان اپنی اولاد، اپنے خاندان اور اپنی برادری سے جو کچھ بھی منوانا چاہتا ہے منوالیتا ہے۔ اگر نرمی سے بات نہ مانی جائے تو وہ سختی، قطع تعلق یا اپنے ہم خیال رشتہ داروں کا دباؤ ڈال کر اپنی بات منوا سکتا ہے۔ لہٰذا اگر ہمیں اپنے اہل وعیال سے ہمدردی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان پر یقین ہے تو ہم پیار سے یا سختی سے، کسی نہ کسی طرح اپنے اہل سے اعمالِ صالحہ کے کرنے اور برے کاموں سے رکنے کا مطالبہ منوا سکتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مقابلے میں رشتہ داروں کی محبت اور ان کی خواہشات کے لحاظ کو ترجیح دی اور قوا انفسکم واھلیکم نارا پر عمل نہ کیا تو رب کریم کے حکم کے مقابلے میں اپنی خواہشات، اپنی تجارت اور اپنے رشتہ داروں کو ترجیح دینے والوں کے انجام کی یوں خبر دی گئی ہے:۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ. (التوبہ ۲۴:)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اے نبیؐ! کہہ دو اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں اور تمہارے عزیز و اقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے اور تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں تم کو اللہ اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ لے آئے اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

اگر ہم نے اپنے اہل کو آگ سے بچانے کی بجائے اللہ کے احکام کے مقابلے میں انہیں ترجیح دی تو آخرت کے ہولناک دن وہ ہمارے کسی کام نہیں آئیں گے۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ. وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ. وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ. لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ . (العبس:۳۷تا۳۴)

"اس روز آدمی اپنے بھائی اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ ان میں سے ہر شخص پر اس دن ایسا وقت پڑے گا کہ اسے اپنے سوا کسی کا ہوش تک نہ ہوگا۔"

جس نے اپنے نفس کو اور اہل کو آگ سے بچانے کا طرز عمل اختیار کیا، اس کو دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا!

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ. فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا. وَّيَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا. (الانشقاق:۹)

"پھر جس کا نامہ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا گیا اس سے ہلکا حساب لیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا اور وہ اپنے اہل کی طرف خوش خوش پلٹے گا۔"

اس کے برعکس جس نے اپنے اہل کی خواہشات کو مقدم رکھا، اپنے نفس اور اہل کو آگ سے بچانے کا کوئی اہتمام نہیں کیا، اس کو نامہِ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس کے بارے میں ارشاد ہے:

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتَابَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ. فَسَوْفَ يَدْعُوْ ثُبُوْرًا. وَيَصْلٰى سَعِيْرًا. اِنَّهٗ كَانَ فِیْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا. (الانشقاق:۱۰تا۱۳)

"اور رہا وہ شخص جس کا نامہ اعمال اس کی پیٹھ پیچھے دیا گیا تو وہ موت کو پکارے گا اور بھڑکتی ہوئی آگ میں جا پڑے گا وہ اپنے گھر والوں میں مگن تھا۔"

ہمیں اپنے اہل سے سچی محبت ہے، ان کی دائمی رفاقت عزیز ہے تو اپنی ذات کے ساتھ انہیں بھی وہ صفات اختیار کرنے پر مجبور کرنا ہوگا جنہیں اللہ کے پسندیدہ بندوں نے اختیار کیا، جن کی صفات اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمائیں۔

"یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور نہیں توڑتے پختہ عہد کو اور جو اسے جوڑتے ہیں جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے ڈرتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا، اپنے رب کی رضا کے لیے نماز قائم کی اور خرچ کیا اس میں سے جو اللہ نے رزق دیا ہے ان کو ظاہر اور پوشیدہ اور ہٹاتے رہے برائیوں کو نیکیوں سے، وہی ہیں جن کے لیے آخرت کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر ہے، باغ ہیں ہمیشہ رہنے والے، داخل ہوں گے ان میں، پس جنہوں نے نیک کام کیے ان کے آباء میں سے، ازواج میں سے، اولاد میں سے، فرشتے ان کو داخل کریں گے ہر ایک دروازے سے، سلام ہو تم پر اس وجہ سے کہ تم نے صبر کیا اور اچھا ہے گھر آخرت کا۔'' (الفرقان:۴۴)

اللہ تعالیٰ نے ابتدائے وحی ہی میں رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا:

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ. وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ . وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ. (الشعراء: ۲۱۳، ۲۱۶)

''پس تم اللہ کے سوا کسی اور کو مت پکارو ورنہ تم کو عذاب دیا جائے گا اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈراتے رہے اور جو مومن تمہاری اتباع کریں ان سے عاجزی ونرمی سے پیش آیئے، پھر اگر لوگ آپؐ کی نافرمانی کریں تو کہہ دیجیے کہ میں تمہارے اعمال سے بے تعلق ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ نے تعمیلِ ارشاد میں اپنے خاندان قریش کو بلایا۔ جب وہ جمع ہو گئے تو فرمایا: اے بنو عبد شمس، اے بنو کعب بن لوی! اپنے نفسوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنو ہاشم! اپنے نفسوں کو آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! اپنے نفس کو آگ سے بچاؤ اس لیے کہ میں تمہارے لیے اللہ کی طرف سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوائے اس کے کہ تمہارے ساتھ میری رشتہ داری ہے جسے میں (دنیا کی حد تک) ملحوظ رکھوں گا۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، ح:۲۰۴۔صحیح بخاری: کتاب الوصایا:۲۷۵۳)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپؐ باہر نکلے اور صفا پہاڑی پر چڑھ گئے اور آواز دی: اے فہر کی اولاد! اے عدی کی اولاد! غرض قریش کے سب خاندانوں کو پکارا، وہ جمع ہو گئے جو کوئی خود نہ آسکا اس نے اپنی طرف سے آدمی بھیج دیا تاکہ دیکھے یہ کیا معاملہ ہے۔ابولہب خود آیا اور قریش کے دوسرے لوگ بھی آئے۔آپؐ نے ان سے پوچھا: اگر میں تم سے کہوں، اس وادی کے اس طرف کچھ سوار تم پر حملہ کرنے کے لیے جمع ہیں تو کیا تم میری بات سچ مان لو گے؟ انہوں نے کہا: بے شک کیوں کہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ بولتے دیکھا ہے۔آپؐ نے فرمایا! میں تمہیں اس سخت عذاب سے ڈراتا ہوں جو (قیامت) کو تمہیں پیش آنے والا ہے۔اس پر ابولہب کہنے لگا: تم پر بقیہ سارا دن ہلاکت ہو، کیا تم نے اسی بات کے لیے ہمیں اکٹھا کیا تھا؟ اس وقت یہ سورۃ نازل ہوئی: تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ (بخاری، کتاب التفسیر)

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے بنو عبد مناف! میں اللہ کے سامنے تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔اے پھوپھی صفیہ! میں اللہ کے سامنے تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔اے محمد کی بیٹی فاطمہ! میرے مال سے جو چاہتی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانگ لے لیکن اللہ کے سامنے میں تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔ (بخاری کتاب التفسیر)

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں انبیاء کے بارے میں بھی واضح کیا ہے کہ انہوں نے آخرت کے عذاب سے اپنے اہل وعیال کو بچانے کے لیے انہیں بھی دعوتِ توحید دی، اور نماز کا حکم دیا چنانچہ اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:۔

وَكَانَ يَأْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا.

(مریم: ۵۵،۵٤)

”وہ اپنے گھر والوں کو نماز کا اور زکوۃ ادا کرنے کا حکم دیتے تھے اور اپنے پروردگار کے نزدیک پسندیدہ انسان تھے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا:

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا. (طٰہٰ: ۱۳۲)

”اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے اور اس پر قائم رہے۔“

ابوسلیمان مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب ہم عمر نوجوان تھے۔ جب بیس دن گزر گئے تو آپ کو یہ خیال گزرا کہ ہمیں اپنے گھر والوں سے ملنے کی خواہش ہو رہی ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: اہل وعیال کو کس کے پاس چھوڑ آئے ہو؟ ہم نے آپ کو بتایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بڑے نرم دل اور رحم کرنے والے تھے۔ فرمایا! جاؤ! اپنے اہل وعیال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس انہیں تعلیم دو، اچھی باتوں کا انہیں حکم دو اور نماز اس طرح ادا کرو جس طرح مجھے ادا کرتے دیکھا ہے۔ جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے ایک اذان دے اور جو تم میں سے عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرائے ۔

(صحیح بخاری :کتاب خبر الاحاد :٧٢٤٦)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم یہ فریضہ کیسے ادا کریں؟

آیئے! قرآن حکیم اور احادیث کی روشنی میں دیکھیں کہ ماں باپ، بھائی بہن، غرض ہم جس رشتے سے بھی موسوم ہیں قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا فریضہ کس انداز سے ادا کریں:۔

بحیثیت باپ:

باپ کی حیثیت گھر میں سربراہ مملکت کی سی ہے۔اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچے کو آخرت کے عذاب سے بچانے کی سرتوڑ کوشش کرے۔یہ شفقتِ پدری کا بھی تقاضا ہے اور منصبِ پدری کا بھی۔نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اپنی رعیت کا جواب دہ ہے،امیر اپنی رعیت کا جواب دہ ہے۔ آدمی اپنے گھر والوں کا راعی (نگران) ہے،عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد پر نگران ہے،غرض تم میں سے ہر شخص کسی نہ کسی پر ذمہ دار بنایا گیا ہے اور وہ اپنی رعیت کا جواب دہ ہے۔'' (بخاری ،کتاب النکاح ،مسلم ،کتاب الامارہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب سے بچانے کے لیے کون سی عملی کوشش کیں۔ بچہ جب اس دنیا میں آتا ہے تو بالکل خالی ذہن ہوتا ہے پھر والدین کی تربیت اپنے نقوش اس کے ذہن پر کندہ کر دیتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کل مولود ایولد علی الفطرة فابواہ یھودانه اوینصرانه او یمجسانه۔

(صحیح مسلم ، کتاب القدر)

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر والدین اسے یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی یا مجوسی''۔

بچے کے اَن گھڑ خیالات کو معروف و منکر کی پہچان کروانا والد کا کام ہے تبھی تو اس کا بچہ آگ کے عذاب سے بچ سکے گا۔ اس سلسلے میں سب سے اچھی اور جامع مثال لقمان علیہ السلام کی ملتی ہے۔ آپؑ نے قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا فریضہ ادا کرتے ہوئے بیٹے سے فرمایا:۔

بیٹا! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے (اللہ فرماتے ہیں) اور حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انسان کو اپنے والدین کا حق پہچاننے کی خود تاکید کی ہے، اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دو سال اس کا دودھ چھوٹنے میں لگے (اسی لیے ہم نے اس کو نصیحت کی) کہ میرا شکر کر اور اپنے والدین کا شکر بجا لا، میری ہی طرف تجھے پلٹنا ہے لیکن اگر وہ تجھ پر دباؤ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسے کو شریک کر دے جسے تو نہیں جانتا تو ان کی بات ہرگز نہ مان، دنیا میں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرتا رہ مگر پیروی اس شخص کے راستے کی کر جس نے میری طرف رجوع کیا، پھر تم سب کو پلٹنا میری طرف ہی ہے، اس وقت میں تمہیں بتا دوں گا کہ تم کیا عمل کرتے تھے، بیٹا کوئی چیز اگر رائی کے دانہ برابر بھی ہو اور کسی چٹان یا آسمانوں میں یا زمین میں چھپی ہوئی ہو اللہ اسے نکال لائے گا، وہ باریک بین اور باخبر ہے۔ بیٹا! قیامِ صلوۃ کر اور نیکی کا حکم دے، بدی سے منع کر اور جو مصیبت پڑے اس پر صبر کر، یہ وہ باتیں ہیں جن کی بہت تاکید کی گئی ہے اور لوگوں سے منہ پھیر کر بات نہ کر، نہ ہی زمین میں اکڑ کر چل، اللہ کسی خود پسند اور اکڑ کر چلنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ اپنی چال میں اعتدال اختیار کر اور اپنی آواز کو پست رکھ، سب آوازوں سے بری آواز گدھے کی ہوتی ہے۔ (لقمان: ۱۳ تا ۱۹)

لقمان علیہ السلام کی اس نصیحت میں زندگی کا کوئی ایسا گوشہ نظر انداز نہیں کیا گیا جو ایک صالح انسان کی تعلیم اور تربیت کے لیے ناگزیر ہے۔ غور کیجیے! اثباتِ توحید ---نفیِ شرک---حقوق الوالدین---اتباعِ ابرار---قیامِ صلوۃ---امر بالمعروف ونہی عن المنکر ---صبر---خوش اخلاقی ---تکبر سے پرہیز ---چال اور آواز میں توازن وحسن کے آداب تک سمو دیئے گئے ہیں۔ نصیحت میں تسلسل اور تدریج دونوں موجود ہیں۔ تربیت کے نفسیاتی اصولوں کے مطابق

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل دے کر سمجھایا گیا ہے۔

صالح اولاد کی ہر ماں اور باپ کو خواہش ہونا چاہئے کیونکہ صالح اولاد ماں باپ کے لیے ایسا ذخیرہ عمل ہے جو موت کے بعد بھی جاری وساری رہتا ہے اور اس کا انتفاع والدین کو ملتا رہتا ہے۔ انبیاء ورسل نے بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے نیک اولاد کی دعا کی۔ زکریا علیہ السلام نے کہا:

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ . (الصافات : ۱۰۰)

''اے پروردگار! مجھے وہ اولاد عطا کر جو نیکو کاروں میں سے ہو۔''

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ. (الانبياء : ۸۹)

''اے میرے پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ دینا اور تو سب سے بہترین وارث ہے۔''

ذرية طيبةً سے مراد یہ ہے کہ تو جو بھی اولاد دے اس کا جسم اور روح دونوں پاک صاف اور ستھرے ہوں۔

من الصالحين ...... یعنی اعمالِ قلبی وجسمانی دونوں کے لحاظ سے صالح ہو۔

خير الوارثين ...... ایسی اولاد دے جو ایمان، اعمال اور اخلاق میں اپنے باپ کے جانشین ہونے کی حیثیت سے بہترین ہو۔

والدین کو فریضہ زوجیت کے وقت جو دعا سکھائی گئی وہ بھی صالح اولاد ہی کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمنا سے بھرپور ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا

''اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور تو ہمیں جو اولاد دے اسے بھی شیطان سے بچانا'' (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اسلام ایک دین ۔۔۔ ایک ایسا دستور زندگی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرمایا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام نے تعمیرِ کعبہ کے وقت اپنی اولاد کو اسی اسلام کا متبع بننے کی خواہش کا اظہار درج ذیل دعا کی صورت میں کیا:

رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. (البقرہ ۱۲۸:)

''اے پروردگار دونوں کو اپنا فرماں بردار بنائے رکھنا اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا مطیع بنائے رکھنا، ہمیں ہمارے طریقِ عبادت سکھا دے اور ہمارے حال پر رحم فرما، بے شک تو توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔''

ابراہیم علیہ السلام نے ایک باپ ہونے کے ناطے اپنے بیٹوں کو اس دین سے چمٹے رہنے کی موت کے وقت وصیت کی، نیز یعقوب علیہ السلام نے بھی اپنے بیٹوں کو اسی دین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر کاربند رہنے کی تاکید کی:

وَ وَصّٰی بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ. اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ. (البقرہ:۱۳۳،۱۳۲)

”اس طریقے پر چلنے کی ہدایت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو کی تھی اور اس کی وصیت یعقوب علیہ السلام اپنی اولاد کو کر گئے تھے، انہوں نے کہا تھا میرے بچو! اللہ نے تمہارے لیے یہی دین پسند کیا ہے لہٰذا مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔“ پھر کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب علیہ السلام اس دنیا سے رخصت ہو رہے تھے، انہوں نے مرتے وقت اپنے بیٹوں سے پوچھا تھا: بچو تم میرے بعد کس کی بندگی کرو گے؟ ان سب نے جواب دیا: ہم اسی ایک اللہ کی بندگی کریں گے جسے آپ نے اور آپ کے بزرگوں ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق علیہ السلام نے الٰہ مانا ہے اور ہم اسی کے فرماں بردار ہیں۔“

ایک باپ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کو کفر کے مہلک گڑھے سے نکلنے اور اس سے دور رکھنے کی بہر حال کوشش کرے۔ نوح علیہ السلام نے اپنا یہ فریضہ اپنے کافر بیٹے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے آخری سانس تک نبھایا؛ اس کی ہلاکت کے وقت بھی اسے تاکید کی:۔

يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكَافِرِيْنَ. (هود: ٤٢)

''اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ (کشتی میں) سوار ہو جا اور کافروں کا ساتھی نہ بن۔''

ہود علیہ السلام نے جب محسوس کیا کہ ان کی مسلسل دعوت و تبلیغ کے باوجود کفار اپنے کفر پر اڑے ہوئے ہیں اور عذابِ الٰہی کا مطالبہ کر رہے ہیں تو انہوں نے اپنے اور اپنے اہل کے لیے دعا کی جو ان کی کفر بیزاری اور کفریہ اعمال سے نفرت کی غماز ہے: فرمایا:

رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ. (١٦٩:الشعراء)

''اے رب! مجھے نجات دے اور میرے گھر والوں کو بھی اس چیز سے جو وہ (کافر) کرتے ہیں۔''

جب بن یامین کو یوسف علیہ السلام نے چوری کے الزام کے بعد انہیں اپنے پاس روک لیا تو ان کے بھائی سخت دل شکستہ ہوئے، چونکہ انہوں نے اس سے قبل یوسف علیہ السلام کے معاملے میں بھی اپنے باپ کو دکھ پہنچایا تھا۔ اب وہ دوسری بار ایسی خبر اپنے باپ کو سنانے کی اپنے میں ہمت نہیں پا رہے تھے۔ بہر حال انہوں نے اپنے والد کے پاس جا کر انہیں تمام واقعہ سنایا یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کمال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفقتِ پدری سے فرمایا:

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ.

"میرے بچو! جا کر یوسف اور اس کے بھائی کی ٹوہ لگاؤ، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، اس کی رحمت سے تو بس کافر ہی مایوس ہوا کرتے ہیں۔" (یو سف:۸۷)

باپ نے اپنی اولاد کو کفر اور مایوسی کے اندھیرے سے بچانا ضروری سمجھا لہٰذا مذکورہ بالا تاکید کی اور انہیں امید کا راستہ دکھایا۔

رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کا لختِ جگر جب آخری سانس لے رہا تھا، آپ کو خبر ملی تو فرمایا:

"اللہ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور ہر چیز کی اس کے ہاں عمر مقرر ہے، اے قاصد! تو ان سے کہہ دے کہ صبر کریں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھیں۔"

(صحیح مسلم ، کتاب الجنائز)

انسان اپنے بچے کی وفات پر بہت دکھی اور غمگین ہوتا ہے، ایسے میں اپنی بیٹی کو آگ سے بچانے کے لیے تَوَاصِیْ ابِالْحَقِّ اور تَوَاصِیْ ا بِالصَّبْرِ کا فریضہ باپ ہونے کے ناطے سرانجام دینا ضروری تھا۔

حلال و حرام کا خود پاس رکھنا اور بچے کو بھی اس کا خوگر بنانا والدین کی اولین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذمہ داری ہے۔ چنانچہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کے ننھے نواسے حسن رضی اللہ عنہ نے لاعلمی میں صدقے کی ایک کھجور منہ میں ڈال لی۔ رسول اللہ ﷺ نے فوراً حلق میں انگلی ڈال کر اسے باہر اگلوایا اور فرمایا:

''نکالو! نکالو! تمہیں معلوم نہیں کہ محمدؐ کے خاندان پر صدقہ حرام ہے۔''

(بخاری، کتاب الزکاۃ: ۱۴۹۱)

دنیا ایک پرفریب، مہلک بہ ظاہر خوش نما ساز وسامان اور رنگین آرزوؤں سے بنی سنوری دلہن ہے جس کے عشوہ و ناز سے اپنی اولاد کو بچانا ہر باپ کا فرض ہے۔

ایک بار رسول اللہ ﷺ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے لیکن اندر نہیں گئے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے علی رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔ انہوں نے آپؐ کے ہاں آکر وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا: میں نے فاطمہ کے دروازے پر پردے دیکھے، بھلا ہم لوگوں کو آرائش سے کیا غرض؟ علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آکر بتائی تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں کہ میں اس پردے کا کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: فلاں لوگوں کو بھیج دو وہ محتاج ہیں۔ (بخاری، کتاب الھبہ: ۱۱۸۳)

ایک بار فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ سے غلام کا مطالبہ کیا جو گھر کے کاموں میں اس کا ہاتھ بٹائے اور حالت یہ تھی کہ چکی پیس پیس کر آپ کے ہاتھوں پر گٹے پڑ چکے تھے لیکن آپؐ نے ان سے فرمایا: کیا میں تجھے اس سے بہتر عمل نہ بتاؤں! انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا! کیوں نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کے بعد ۱۰ مرتبہ، سبحان اللہ ۱۰ مرتبہ الحمد للہ اور ۱۰ مرتبہ اللہ اکبر کہو اور جب اپنے بستر پر آؤ تو ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمدللہ، ۳۴ بار اللہ اکبر کہو۔ (صحیح بخاری : کتاب فرض الخمس)

عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ آپ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے اور رسول اللہ ﷺ ہی کی کفالت میں تھے وہ خود اپنا واقعہ بتاتے ہیں۔

میں رسول اللہ ﷺ کے زیر تربیت ایک بچہ تھا (کھانے کے دوران) میرا ہاتھ برتن میں گھومتا تھا تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یا غلام سم اللہ و کل بیمینك و کل مما یلیك

''اے بچے! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور برتن میں اپنی قریبی جگہ سے کھاؤ''۔ (بخاری: ٥٣٧٦_ابو داؤد: ٢/٢١٩_مسلم: ١٥٩٩)

عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کے بعد میرے کھانے کا انداز یہی رہا۔ معلوم ہوا کہ زیر کفالت بچوں کی دینی تربیت کرنا اور انہیں ان کاموں کی تعلیم دینا جو جنت کی راہ پر لے جانے والے اور جہنم کی آگ سے بچانے والے ہیں ایک مسلمان آدمی کا فریضہ ہے۔

اداۓ صلوۃ اور اداۓ زکوۃ ایک ایسا فریضہ ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے بار بار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکید کی ہے۔ روز قیامت سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں سوال کیا جائے گا گویا پہلا پرچہ امتحان ایک مسلمان کے لیے نماز ہی ہے، اس میں اچھے اور کامیابی کے حامل نمبر لینے کے لیے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو اس کا پابند بنایا جائے۔ والد کا یہ فریضہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کو مسجد میں ساتھ لے جائے۔ تکبیر تحریمہ اور مسجد کی طرف اٹھنے والے قدموں پر اجر والی احادیث کی ترغیب دے اور ان کی اہمیت سے آگاہ کرے۔

ابراہیم علیہ السلام نے قیامِ نماز ہی کے لیے اپنی اولاد کو مکہ کی بے آب و گیاہ وادی میں بسایا تھا۔ آپ نے باپ ہونے کے ناطے اپنی آئندہ نسلوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی۔

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْٓ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ. (ابراهيم :۳۷)

”اے ہمارے رب! میں نے ایک بے آب و گیاہ وادی میں اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے محترم گھر کے پاس لا بسایا ہے، اے رب ہمارے! میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ یہ لوگ یہاں نماز قائم کریں لہٰذا تو لوگوں کے دلوں کو ان کا مشتاق بنا اور ان کو پھلوں میں سے رزق دے تاکہ یہ شکر گزار بنیں۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز ابراہیم علیہ السلام نے بحیثیت باپ اپنی اولاد کے لیے یہ دعا بھی کی۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ.

''اے میرے رب! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد سے بھی (ایسے لوگ اٹھا جو یہ کام کریں) اور میری دعا قبول کر۔'' (ابراھیم: ٤٠)

نماز جو فحشاء و منکر سے روکتی ہے یہ آگ سے بچنے کا حتمی اور یقینی علاج ہے۔ نماز کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بچوں کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور ان کے بستر الگ کر دو۔ جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز سے غفلت برتنے پر انہیں مارو۔''

(سنن ابی ابو داؤد: ٤٩٥۔ احمد: ١٨٢/٢)

جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے جہاں گناہوں سے اجتناب ضروری ہے وہاں عملِ صالح کی بھی اشد ضرورت ہے۔ اولاد کا فرض ہے کہ وہ صالح اعمال بجالانے میں والدین کی اطاعت بھی کرے اور ان کے ساتھ تعاون بھی کرے، بعض امور ایسے ہیں جن میں نیکی والدین کر ہی نہیں سکتے جب تک انہیں اولاد کا تعاون حاصل نہ ہو۔

اولاد کی حیثیت سے اسوہ اسماعیل علیہ السلام بہترین راہنما ہے، جب انہیں والد نے کہا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَابُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ.

"بیٹا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تم کو ذبح کر رہا ہوں پس تم سوچو کہ تمہارا کیا خیال ہے انہوں نے کہا: ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے وہی کیجیے، اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صابروں میں پائیں گے۔" (الصافات: ۱۰۲)

والدین کی وفات کے بعد بھی اولاد کا یہ فریضہ ہے کہ وہ ان کے لیے جہنم سے بچنے اور جنت میں داخل ہونے کے لیے مغفرت کی دعا کرے۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا. (بنی اسرائیل:۲۷)

"اے میرے رب! میرے والدین پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے شفقت کے ساتھ بچپن میں پالا۔"

بحیثیت ماں:

میدان جہاد میں ایک ماں دیوانہ وار کچھ تلاش کر رہی تھی۔ ناگاہ اس کی نظر ایک بچے پر پڑی، اس نے بچے کو اٹھایا، اسے سینے سے لگایا اور دودھ پلانا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ نے یہ منظر دیکھ کر صحابہ سے فرمایا! کیا تم یہ باور کرتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈالے گی؟ صحابہ نے عرض: کیا ہرگز نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اس ماں سے بھی زیادہ اپنی مخلوق سے پیار ہے اور وہ ا۔۔۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ میں ڈالنا ہرگز پسند نہیں کرتا۔(صحیح مسلم)

ماں اور بچے کے اس تعلق سے ہر کوئی واقف ہے۔ماں راتوں کو جاگ جاگ کر پالتی ہے،اسے سردی گرمی سے بچاتی ہے،اسے مختلف بیماریوں سے بچاتی ہے ،آخرت کی آگ سے بچانے کے لیے بھی ماں کو وہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے جس کی خبر صادق ومصدوق نبی ﷺ نے دی ہے۔

عورت اپنے خاوند کے گھر والوں اوراس کے بچوں کی بھی مسئول ہے۔

(صحیح بخاری ،کتاب النکاح)

مسئول سے مراد یہ کہ وہ اپنی اولاد کے اچھے برے اعمال کی جواب دہ ہے۔
اسی ذمہ داری کے پیشِ نظر عمران کی بیوی نے اپنی بیٹی مریم کی پیدائش پر اس کے لیے دعا کی تھی:

اِنِّیٓ اُعِیْذُھَابِکَ وَ ذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (۳۶:آل عمران)

''اے رب! میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔''

شیطان جو انسان کو جہنم کا لقمہ بنانے کے لیے آئے روز نئے ساز و سامان کے ساتھ وار کرتا ہے اس کے حملوں سے اپنی اولاد کو بچانے کے لیے اس سے بہتر اور دعا کیا ہو سکتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بار ایک ماں نے اپنے بچے سے کہا ''ادھر آؤ'' میں تمہیں کچھ دوں گی ۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا: کیا دو گی؟ اس نے کہا ''کھجور'' آپ ؐ نے فرمایا! اگر تم نہ دیتیں تو تمہارا یہ جھوٹ بھی اللہ کے ہاں لکھا جاتا۔(ابو داؤد، کتاب الادب)

بچہ والدین ہی سے اچھی یا بری عادات سیکھتا ہے، ماں اکثر بچوں کو بہلانے کے لیے ان سے جھوٹ بول دیتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بچہ بھی جھوٹ بولنا سیکھ جاتا ہے۔ بچے کو جھوٹ جیسی مہلک اور جہنم میں پہنچانے والی عادت سے دور رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ماں اس کے ساتھ سچ بولے، وعدہ پورا کرے، اس طرح ماں خود اپنے آپ کو اور بچے کو بھی آگ کے عذاب سے بچالے گی۔

ایک بار عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک عورت آئی، اس کے ہم راہ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے کھجوریں دیں۔ اس عورت نے وہ کھجوریں اپنی دونوں بچیوں کو کھلا دیں۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر آپ ؐ سے کیا۔ آپ ؐ نے فرمایا! جس کی دو بیٹیاں ہوئیں اور اس نے ان کی پرورش اچھے طریقے سے کی، جنت میں میں اور وہ دونوں ایسے اکٹھے ہوں گے جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں۔(صحیح مسلم، کتاب البر الصلة و الآداب)

شخص ۔۔۔ ان بچیوں کے ذریعے آزمائش میں ڈالا گیا اور اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان سے حسنِ سلوک کیا تو یہ بچیاں اس کے لیے جہنم کی آگ سے آڑ بن جائیں گی۔

گویا بچیوں کی پرورش کرنا (دینی خطوط پر) اور ان سے شفقت کرنا اپنے آپ کو اور ان کو آگ سے بچانے والا عمل ہے۔

ماں کے لیے سب سے پیاری چیز اولاد ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ. (آل عمران:۹۲)

''جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں محبوب ہیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو گے کبھی اصل نیکی کو نہیں پا سکو گے''۔

لہٰذا ماں کو اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اولاد اللہ کی راہ میں قربان کرنا چاہیے۔ تربیت کے ذریعے اس کی گھٹی میں یہ بٹھا دے کہ صرف اللہ کے احکام ہی اس قابل ہیں کہ انہیں تسلیم کیا جائے اور ان کے مقابلے میں اپنی خواہشات کو دبا دیا جائے۔ جہاد کی تمنا اور اس کے لیے نکلنا اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ عمل ہے۔ صحابیات نے اپنے بیٹیوں کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لیے بارہا میدان جنگ میں بھیجا۔

(بخاری: ۲۸۱۰)

عبداللہ بن زبیر کی والدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کا کردار اس سلسلے میں مثالی ہے خنساء، عفرا، عمارہ، صفیہ، ام سعد بن معاذ، ام خلاد رضی اللہ عنہن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غرض کتنی ہی ایسی مائیں تھیں جنہوں نے اپنے بیٹے میدانِ جنگ میں بھیجے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا غزوہ خندق کے موقع پر بنو حارثہ کے قلعہ میں تھیں جو کہ مدینہ کا سب سے محفوظ قلعہ تھا۔ ام سعد رضی اللہ عنہا بھی اسی قلعے میں تھیں، عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ تب ہم پر پردہ فرض نہیں کیا گیا تھا۔ سعد رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے اور انہوں نے گھنی گرہوں والی زرہ پہن رکھی تھی اور اس میں سے ان کی ساری کہنی باہر نکل ہوئی تھی اور وہ ہاتھ میں خنجر تھامے متکبرانہ چل رہے تھے اور یہ شعر پڑھتے جا رہے تھے:

لَبِّثْ قَلِيلًا يَشْهَدُ الْهَيْجَاءَ جَمَلُ

لَا بَأْسَ بِالْمَوْتِ إِذَا حَانَ الْأَجَلُ

"تھوڑی دیر ٹھہرو، لڑائی میں جمل (نامی شخص) پہنچ رہا ہے، وقتِ موت آنے کے بعد مرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔"

ان کی ماں نے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! لشکر اسلامی کے ساتھ جلدی شامل ہو جاؤ تم نے واللہ تاخیر کر دی ہے۔ (السیرۃ للنبویہ لابن ہشام ثقہ بتحقیق شعیب ارناؤوط)

بحیثیت شوہر:

مرد بیوی کے لیے قلعہ بھی ہے اور محافظ بھی، اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوام ہونے کا احساس کرے اور بیوی کو ان امور کا پابند بنائے جو اسے آگ سے بچانے میں اہم کردار ادا کریں، رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَآيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا. وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا.

(الاحزاب: ۲۸، ۲۹)

”اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور دارِ آخرت کی طالب ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیکوکار ہیں اللہ نے ان کے لیے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔“

اللہ کے اس حکم سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرد کو اہل خانہ کا خصوصاً بیوی کا مزاج ایسا بنانا چاہیے جو دنیا اور آرائشِ دنیا سے کھینچنے والا اور نیکی کی طرف رغبت رکھنے والا ہو کیوں کہ آرائشِ دنیا کی طلب اکثر انسان کو ذکرِ الٰہی سے غفلت میں ڈال دیتی ہے۔ بسا اوقات آرائشِ دنیا اس قدر عزیز ہو جاتی ہے کہ نماز تک کی پروا نہیں رہی۔ آرائشِ دنیا کے حصول کے لیے اس کی فراہمی جب حلال ذرائع سے نہ ہو سکے تو بسا اوقات حرام ذرائع کا سہارا لیا جاتا ہے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كن في الدنيا كانك غريب او عابر سبيل (صحيح بخاري: ٦٤١٦)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"دنیا میں ایسے رہو جیسے پردیسی یا پھر راہ چلتا مسافر"۔

ایک بار رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ سے لوٹے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں آئے تو دیکھا کہ دروازے پر جاندار تصاویر والے پردے لٹک رہے تھے آپؐ غضب ناک ہوئے اور فرمایا: اللہ نے ہمیں دولت اس لیے نہیں دی کہ دیواروں کو کپڑے پہنائے جائیں۔ آپ نے فوراً یہ پردے اتار دیئے (بخاری، کتاب اللباس)

ایک بار عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ کی ایک بیوی کے بارے میں حقارت سے کہا کہ ان کا قد چھوٹا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم نے ایک ایسی بات کی ہے کہ اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو اس کے پانی کو بھی سیاہ کر دے۔ (ابوداؤد، کتاب الادب :۴۸۷۵۔ ترمذی)

گو آپ ﷺ کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت تھی لیکن انہیں دینی آداب سکھانے اور آخرت کے عذاب سے بچانے کے معاملے میں آپؐ نے کبھی اس محبت کو آڑے نہیں آنے دیا اور ہمیشہ بروقت سمجھایا۔

ایک دفعہ عائشہ رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار ہوئیں، اونٹ نے بدکنا شروع کر دیا۔ انہوں نے اونٹ کو کوسنا دیا تو آپؐ نے فرمایا:

ان الرفق لا یکون فی شیء الا زانه ولا ینزح من شیء الا شانه

"جب کسی میں نرمی ہو تو وہ اس کی زینت بن جاتی ہے اور جب نرمی نکل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو وہ عیب دار ہو جاتی ہے۔'' (مسلم ، کتاب البرو الصلة و الآداب)

رسول اللہ ﷺ جب منصب نبوت پر فائز ہوئے تو آپ ؐ نے سب سے پہلے دعوتِ توحید کو اپنی محبوب بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا پر پیش کیا۔ انہوں نے فوراً لبیک کہا اور ایسا اسلام قبول کیا کہ اپنی دولت، صحت، اور ہر چیز دین کے لیے وقف کر دی۔

ایک مرد کو چاہیے کہ بیوی کو ان امور کی ترغیب دے جو بھلائی پر مبنی ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی رحمت ہو اس مرد پر جو رات کو خود اٹھے اور بیوی کو بھی اٹھائے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اسے پانی کے چھینٹے مار کر جگائے اور دو رکعت نماز خود بھی پڑھے بیوی کو بھی پڑھوائے۔ (ابو داؤد : ۱٤٥٠)

مرد کو چونکہ گھر میں سرپرست کی حیثیت حاصل ہے اور وہ برتر حیثیت کا حامل ہوتا ہے لہذا وہ حکم دے کر زبردستی بھی اپنی بات منوا سکتا ہے۔ دینی امور پر اپنی بیوی کو کاربند کرنے کے لیے اسے اپنا اختیار ضرور استعمال کرنا چاہیے یہی قـــوا انفسکم و اھلیکم نارا کا تقاضا ہے۔

ایک بار رسول اللہ ﷺ اپنی ایک زوجہ محترمہ کے ہاں مقیم تھے (ان کی باری تھی) دوسری زوجہ محترمہ نے ایک برتن میں کھانا بھیجا۔ گھر والی بیوی نے خادم کے برتن والے ہاتھ پر چوٹ لگائی جس سے برتن نیچے گر کر ٹوٹ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ٹوٹے ہوئے برتن کے ٹکڑے جمع کیے اور پھر گرا ہوا کھانا اکٹھا کرنے لگے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خادم سے کہا: تمہاری ماں کو غیرت آ گئی تھی۔ پھر آپ نے اس بیوی کے گھر سے جس نے برتن توڑا تھا، نیا برتن خادم کو دیا اور ٹوٹا ہوا برتن اسی گھر میں رہنے دیا۔(بخاری، کتاب النکاح)

ایک بار ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا کو حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ یہودی کی بیٹی ہیں۔ صفیہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وجہ پوچھی۔ صفیہ رضی اللہ عنہا نے وجہ بتائی تو فرمایا: تم تو نبی کی بیٹی ہو (مراد موسیٰ علیہ السلام) اور تمہارے چچا (ہارون علیہ السلام) نبی ہیں اور تم نبی کی بیوی ہو، آخر وہ کس بات پر تم سے فخر جتاتی ہے، پھر حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: حفصہ! اللہ سے ڈرو (آئندہ ایسی بات مت کہنا صحیح سنن ترمذی ،الالبانی :۳۰۵۵)

www.KitaboSunnat.com

بحیثیت بیوی:

جس طرح خاوند کا فرض ہے کہ بیوی کو معروف کی تلقین کرے اور منکر سے روکے، اسی طرح بیوی کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے خاوند کو معروف و منکر کی تلقین کرے۔ شوہر سے سچی محبت کا تقاضا یہی ہے کہ اگر وہ ایسا کام کر رہا ہے جو جہنم کی آگ میں بھیجنے کا باعث بن سکتا ہے تو اسے فوراً نرمی سے، محبت سے، سختی سے، غرض جیسے بھی ہو روکے۔

عورت پر مرد کی اطاعت فرض ہے بشرطیکہ اس میں معصیتِ الٰہی نہ ہو، ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی کا یہ فرض ہے کہ اگر مرد معروف کا حکم دیتا ہے تو بدرجہ اولیٰ اس کی اطاعت کرے۔اس کے ہر نیک کام میں مدد کرے۔

مرد کو صالح اعمال کی طرف لانے میں جتنا بیوی اثر انداز ہوسکتی ہے اور کوئی نہیں ہوسکتا، اگر وہ کہہ دیتی ہے کہ اگر تم نماز نہیں پڑھو گے تو میں تمہارے ساتھ بات نہیں کروں گی۔۔۔رشوت یا ناجائز منافع نہیں چھوڑو گے تو میں تمہارے مال میں سے کھانا نہیں کھاؤں گی اور پھر اس کی قلیل آمدنی پر صبر وقناعت کرتی ہے تو یقیناً یہ ایک بہترین طریقہِ تبلیغ ہے۔

آج کل اکثر خواتین معصیتِ الٰہی کے کاموں میں بھی مرد کی اطاعت کرتی ہیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے۔حالانکہ اللہ نے مخلوق کی اطاعت صرف معروف کاموں میں کرنے کا کہا ہے۔ارشادِ نبوی ہے:

لا طاعة لبشرٍ فی معصية اللّٰه انما الطاعة فی المعروف.

''اللہ کی نافرمانی میں کسی بشر کی اطاعت نہیں کی جاتی اطاعت تو نیکی کے کاموں میں ہوتی ہے۔'' (بخاری:۱۳/۲۰۳۔مسلم:۶/۱۵۔ابوداؤد:۲۶۲۵)

قرآن پاک میں آسیہ زوجہ فرعون کا خصوصی ذکر ہے۔جن کے ایمان دار ہونے کی وجہ سے فرعون ان پر ظلم کرتا تھا۔

صحابیات میں بہت سی خواتین ایسی ہیں جو خود اسلام لائیں اور پھر اپنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوہروں کو بھی ترغیب وتحریص دے کر ایمان کی دولت سے ان کا دامن بھرنے میں ان کی مدد کی مثلاً ام سلیم رضی اللہ عنہا کی تبلیغ سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ۔۔۔ام حکیم رضی اللہ عنہا کی تبلیغ سے عکرمہ بن ابوجہل مسلمان ہوئے تھے۔

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرنے کی فرمائش لے کر آئے۔انہوں نے جواب دیا: میرے لیے ایک مشرک کے ساتھ شادی کرنا درست نہیں ہے۔ اے طلحہ! کیا آپ کو علم نہیں کہ جن معبودوں کی تم پرورش کر رہے ہو انہیں فلاں قبیلے کے بڑھئی غلام نے چھیل کر بنایا ہے اور اگر آپ ان میں آگ لگائیں تو وہ جل کر راکھ ہو جائیں۔راوی نے بیان کیا کہ طلحہ ان کے ہاں سے چلے گئے لیکن بات ان کے دل میں اتر چکی تھی۔اس کے بعد جب بھی وہ ان (ام سلیم) کے ہاں آتے تو وہ یہی بات ان کے سامنے دہراتیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ام سلیم نے کہا: اے ابوطلحہ! کیا تم نہیں جانتے کہ تم جس معبود کی پوجا کرتے ہو وہ تو زمین میں اگنے والا ایک درخت ہے اور اس کو فلاں قبیلے کے حبشی غلام نے تراشا ہے۔انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔انہوں (ام سلیم) نے کہا: کیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم لکڑی کے ایک ٹکڑے کے آگے سجدہ ریز ہوتے ہو جو زمین سے اگتی ہے اور اسے فلاں قبیلے کے حبشی غلام نے تراشا ہے۔کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے رسول ہیں؟ اور اگر تم ایسا کرلو تو میں آپ کے ساتھ شادی کے لیے تیار ہوں اور اس کے علاوہ آپ سے کسی اور چیز کو بطور حق مہر نہیں جانتی۔ انہوں (ام سلیم) نے بیان کیا کہ ابوطلحہ چلے گئے اور غور وفکر کیا پھر واپس آ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد اللہ کے رسول ہیں۔

(الطبقات البکری :٨/٤٦٧)

نسائی کی روایت میں ہے! ام سلیم نے (ابوطلحہ کی بات کے جواب میں) کہا: اللہ کی قسم! آپ جیسے آدمی کو ٹھکرایا نہیں جا سکتا لیکن آپ کافر ہیں اور میں مسلمان ہوں اور میرے لیے یہ جائز نہیں کہ آپ سے شادی کروں۔ اگر آپ مسلمان ہو جائیں تو یہی میرا حق مہر ہے، میں اس کے علاوہ کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کروں گی۔ ثابت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے کہا: میں نے ابھی تک کسی ایسی عورت کے متعلق نہیں سنا جس کا حق مہر ام سلیم رضی اللہ عنہا کے حق مہر سے زیادہ باوقار ہو، ان کا حق مہر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا تھا۔ دونوں کی شادی ہوئی اور ان کے ہاں اولاد ہوئی۔ (نسائی، کتاب النکاح :٥٥٠٤۔ صحیح سنن نسائی :٢/٧٠٣)

ام حکیم فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے خاوند کے لیے امان طلب کی جو کہ یمن کی طرف فرار ہو گیا تھا وہ اس کی تلاش میں نکلیں۔ یہاں تک کہ وہ انہیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں اور وہ مسلمان ہو گئے اور دونوں کا سابقہ نکاح برقرار رہا۔ (الاستیعاب فی معرفۃ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاصحاب: ٤ / ١٩٣٢)

ایک روایت میں ہے کہ جب ام حکیم رضی اللہ عنہا عکرمہ کے پاس پہنچیں تو وہ کشتی میں سوار ہو چکے تھے۔ وہ ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگیں: اے میرے چچا کے بیٹے! میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا عطا کردہ امان نامہ ہے اگر آپ مسلمان ہو جائیں اور رسول اللہ ﷺ کی امان کو قبول کر لیں تو میں آپ کی بیوی ہوں ورنہ میرا اور آپ کا تعلق ٹوٹ چکا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ عکرمہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کو ازدواجی تعلقات کے لیے بلاتے رہے لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور کہا: آپ کافر ہیں اور میں مسلمان عورت ہوں۔ (تاریخ ابن عساکر: ١١/٧٥٥، ٧٥٦)

جس حدیث میں یہ ذکر ہے کہ اللہ اس مرد پر رحم کرے جو رات کو خود اٹھے اور بیوی کو بھی اٹھائے اور اگر نہ اٹھے تو اسے چھینٹے مار کر اٹھائے اور دو رکعت نماز ادا کریں۔۔ وہاں یہ بھی ذکر ہے کہ اللہ اس خاتون پر رحمت فرمائے جو رات کو خود اٹھے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خاوند کو بھی اٹھائے اور اگر وہ نہ اٹھے تو اسے پانی کے چھینٹے دے کر اسے نماز کے لیے اٹھائے (ابو داؤد: ١٤٥٠)

معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ دونوں پر یکساں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحیثیت اولاد:

اولاد کا فرض ہے کہ اگر وہ اپنے والدین کو راہ راست سے بھٹکا ہوا پائے تو انہیں اسلام کی تلقین کرے۔ اگر وہ خوفِ الٰہی سے محروم ہیں تو اپنا فریضہ ادا کرے وہ اس کے سب سے بڑے محسن ہیں لہذا ان کو آگ سے بچانے کی سر توڑ کوشش کرنا چاہیے۔ ابراہیم علیہ السلام کا اسوہ ہمارے سامنے ہے، انہوں نے اپنے باپ سے کہا!

يَٰٓأَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَ لَا يُبۡصِرُ وَ لَا يُغۡنِيۡ عَنۡكَ شَيۡـًٔا.

''اے میرے باپ تو کیوں ایک ایسی چیز کی پوجا کرتا ہے جو نہ دیکھتی ہے نہ تیرے کسی کام آسکتی ہے۔'' (مریم: ٤٢)

يَٰٓأَبَتِ لَا تَعۡبُدِ الشَّيۡطٰنَ اِنَّ الشَّيۡطٰنَ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ عَصِيًّا. يَٰٓأَبَتِ اِنِّيۡٓ اَخَافُ اَنۡ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ فَتَكُوۡنَ لِلشَّيۡطٰنِ وَلِيًّا.

''اے میرے باپ! شیطان کی بندگی نہ کر، شیطان تو رحمان کا نافرمان ہو چکا۔ اے میرے باپ! میں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ تجھے رحمان کی طرف سے کوئی عذاب گھیر لے اور تو شیطان کا ساتھی ہو جائے گا۔'' (مریم: ٤٤، ٤٥)

آپؑ نے اپنے باپ کی دھمکی کے جواب میں فرمایا۔

سَلٰمٌ عَلَيۡكَ سَاَسۡتَغۡفِرُ لَكَ رَبِّيۡ اِنَّهٗ كَانَ بِيۡ حَفِيًّا. (مریم: ٤٧)

''اچھا میرا سلام ہو تجھ پر، اب میں اپنے رب سے تیری بخشش کے لیے دعا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروں گا وہ مجھ پر بڑا ہی مہربان ہے۔"

ابراہیم علیہ السلام کی پیروی میں اکثر صحابہ کرام نے اپنے والدین کو حلقہ بگوشِ اسلام لانے کی کوشش کی۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کوشش میں ان کی بوڑھی والدہ ایمان لائیں۔

سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ بھی ان کو دوبارہ کفر میں لوٹ آنے کے لیے تنگ کرتی تھیں۔سعد کو اپنی والدہ سے بہت پیار تھا وہ ان کا احترام بھی بہت کرتے تھے۔ان کی والدہ نے کھانا پینا ترک کر دیا اور کہا جب تک سعد دوبارہ کفر میں نہیں لوٹ آتا میں کچھ نہیں کھاؤں پیوں گی۔سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے اپنی ماں سے بہت پیار ہے،ان کے مسلمان ہونے کے لیے دعا کیجیے۔آپؐ نے دعا کی اور وہ مسلمان ہو گئیں۔(مسلم،کتاب الفضائل، فضائل سعد بن ابی وقاص)

گویا والدین سے پیار کی سب سے بڑی علامت ان کو اس خطرناک اور مہیب آگ سے بچانا ہے جس کا ایندھن پتھر اور لوگ ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی مشرکہ ماں کو دعوت دیتا رہتا تھا۔ایک دن میں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں وہ بات کہی جو مجھے ناگوار تھی۔میں روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یقیناً میں اپنی والدہ کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیا کرتا تھا اور وہ انکار کرتی تھیں، آج میں نے ان کو دعوت دی تو انہوں نے میرے سامنے آپؐ کے متعلق وہ بات کہی جو مجھے ناگوار تھی لہٰذا آپؐ اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے، میں نبی ﷺ کی دعا سے نیک شگون لیتے ہوئے وہاں سے نکلا۔ جب میں گھر کے دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری والدہ نے قدموں کی چاپ سنی تو کہا: ابو ہریرہ اپنی جگہ پر رہو۔ اور میں نے پانی گرنے کی آواز سنی۔ انہوں نے غسل کیا، اپنی قمیص پہنی اور جلدی میں دوپٹہ اوڑھے بغیر دروازہ کھولا اور کہا! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پلٹا اور خوشی سے روتا ہوا آپؐ کے پاس پہنچا اور عرض کیا! یا رسول اللہ! خوش ہو جائیے، یقیناً اللہ نے ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا کی ہے۔ آپؐ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور بہترین بات بیان فرمائی۔ میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے اور میری والدہ کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دیں اور انہیں ہمارا محبوب بنا دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے کہا! اے اللہ اپنے اس چھوٹے سے بندے کو اور اس کی ماں کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دیجیے اور مومنوں کو ان کا محبوب بنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیجیے۔ اب پیدا ہونے والا کوئی ایسا نہیں جو میرے بارے میں سنے اور دیکھے مگر وہ میرے ساتھ محبت رکھتا ہے۔(مسلم ،کتاب فضائل الصحابہ :٢٤٩١)

بحیثیت بہن بھائی:

بحیثیت بہن یا بھائی کے بھی قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا کا تقاضا یاد رکھتے ہوئے ہمیں باہم فکرِ آخرت پر ایک دوسرے کو ابھارنا چاہیے۔ بہنیں بھائیوں کے لیے بہت ایثار کرتی ہیں جب کہ محبت کا اصل پہلو یہ ہونا چاہیے کہ ایک دوسرے کے ایمان، اعمال اور اخلاق کو سنوارنے کی کوشش کی جائے۔

بھائی ایک بھائی کے لیے بازو ہوتا ہے لیکن اگر وہ دین کے حوالے سے بازو بن جائے تو کیا ہی کہنے! موسیٰ علیہ السلام نے نبوت کی بھاری ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اللہ سے دعا کی تھی۔

"میرے خاندان میں سے ایک مددگار بنا دے، ہارون کو جو میرا بھائی ہے اسی سے میری کمر مضبوط کر دے اور اسے میرے کام میں شریک کر دے تا کہ ہم تیری تسبیح بیان کریں اور تیرا خوب ذکر کریں۔" (طٰہٰ :۲۹ تا ۳۵)

کتنے سعادت مند ہیں وہ بھائی جو اپنے بھائیوں کے دینی امور کو انجام دیتے ہیں ان کی مدد یا تو خود ہم گام ہو کر کرتے ہیں یا انہیں حصولِ معاش سے بے فکر کر کے ان کے ہم فکر و ہم دم بن جاتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جبار قوم سے جہاد کا حکم دیا اور آپ کی قوم نے کہا کہ یہ قوم بڑی طاقت ور ہے، ہم اس سے مقابلے کے لیے ہرگز نہیں جائیں گے۔ آپ اور آپ کا رب جایئے جا کر قتال کیجیے ہم تو یہیں بیٹھے ہوئے ہیں تو اس وقت موسیٰ علیہ السلام نے رب کریم کے حضور دعا کرتے ہوئے کیا:

رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ۔ (المائدہ:۲۵)

''موسیٰ نے اللہ سے التجا کی کہ پروردگار میں اپنے بھائی کے سوا اور کسی پر اختیار نہیں رکھتا تو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں جدائی کر دے۔''

موسیٰ علیہ السلام کو جب ان کی والدہ نے فرعون کی طرف سے قتل کر دینے کے خوف سے صندوق میں ڈال کر بہا دیا تو ان کی والدہ نے بہن کو بھیجا کہ وہ دیکھے کہ اس صندوق کے ساتھ کیا معاملہ پیش آتا ہے۔ صندوق کو فرعون کے گھر والوں نے پکڑ لیا اور کھول کر دیکھا تو ایک معصوم بچہ اس میں لیٹا نظر آیا۔ موسیٰ علیہ السلام کی بہن اجنبی بن کر یہ سب دیکھتی رہی۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے کسی بھی عورت کا دودھ منہ میں لینے سے اجتناب کیا تو ان کی بہن نے کہا:

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ.

(القصص:۱۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا میں تمہیں ایسے گھرانے کا نہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس (موسیٰؑ) کی پرورش کرے اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں''۔

وہ اپنی والدہ کو بلا لائیں، موسیٰ علیہ السلام نے والدہ کا دودھ اپنے منہ میں ڈال لیا اور وہ اپنی ماں کے سپرد کفالت کے لیے کر دیئے گئے۔

اس سارے واقعے سے پتا چلتا ہے کہ بہن نے کس قدر شفقت و محبت کے ساتھ ساتھ حالات کے تقاضے کو سمجھتے ہوئے انتہائی دانش مندی کے ساتھ جاسوسی کی اور اپنے بھائی کے لیے کسی کافر اور باغی عورت کا دودھ پینے کی بجائے اپنی متقی والدہ کا پتا انجان بن کر دیا تا کہ بھائی دینوی لحاظ سے بھی مظالم سے بچ جائے اور اس کی کفالت ایسی خاتون کرے جو اسے جہنم کی آگ سے بچانے کا بھی ذریعہ ہو۔

فضل بن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اونٹنی پر سوار تھے۔ اتنے میں ایک خاتون آئیں اور کچھ مسائل پوچھنے لگیں۔ فضل رضی اللہ عنہ اس عورت کے چہرے کی طرف دیکھنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ان کا رخ دوسری طرف موڑ دیا۔ (مسلم، کتاب الحج)

غیر محرم عورت کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا زاد بھائی کو اس جرم کے ارتکاب سے بچانے کے لیے اپنے ہاتھ کا استعمال کیا۔ گویا ہاتھ، زبان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا اشارہ جس سے بھی ممکن ہو اپنے بہن بھائی کو خطرناک آگ سے بچانے کی کوشش کرنا چاہیے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ میں ایک دن (سواری پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو آپ نے فرمایا: اے چھوٹے لڑکے! میں تمہیں چند باتوں کی تعلیم دے رہا ہوں۔ احکام الٰہیہ کی پاس داری کرو وہ تمہاری حفاظت کرے گا اور اوامرِ الٰہیہ کی حفاظت کرو تم اللہ کو (ہر مصیبت میں) سامنے پاؤ گے، جب تم سوال کرو تو اللہ ہی سے سوال کرو اور جب مدد مانگو تو اللہ ہی سے مدد مانگو۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ اگر ساری امت تمہیں کچھ نفع پہنچانے کے لیے متفق ہو جائے تو تمہیں اسی قدر نفع پہنچے گا جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سب لوگ تمہیں ضرر پہنچانے پر متحد ہو جائیں گے تو اسی قدر تمہیں ضرر پہنچا سکیں گے جتنا اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، قلموں کو اٹھا لیا گیا اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔

(مسند احمد: ۲۶۶۹۔ ترمذی: ۲۵۱۶)

شداد کے آزاد کردہ غلام سالم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا۔ وہاں عبدالرحمٰن بن ابوبکر بھی آ گئے اور وضو کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن وضو پورا کر، یقیناً میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنا ہے ایڑیوں کے لیے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے۔

(مسلم، کتاب الطھارہ : ۲٤٠)

بہن بھائیوں کی اولاد کو بچانا:

اپنے بھائی اور بہنوں کی اولاد دراصل اپنی اولاد ہی کی طرح ہوتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الخالة بمنزلة الام ۔(بخاری ، کتاب المغازی)

''خالہ ماں کے درجے پر ہوتی ہے۔''

جس طرح اپنی حقیقی اولاد کو گناہ سے بچنے کی ترغیب دے کر ان کی خیرخواہی کرنا چاہیے، اسی طرح ان سب کو بھی غلط امور پر تنبیہ کرنا چاہیے کیوں کہ یہ بھی ہمارے اہلِ خانہ میں شامل ہیں۔

احادیث میں ایسے کئی واقعات ملتے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

عروہ بن زبیر کہتے ہیں: یقیناً حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف بہت باتیں کی تھیں (واقعہ افک کو ہوا دینے میں وہ بھی شامل ہو گئے جس پر ان پر تہمت کی حد لگی تھی) اس پر میں نے انہیں برا بھلا کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! انہیں کچھ نہ کہو کیوں کہ وہ یقیناً رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرتے تھے۔ (شعروں کے ذریعے کفار کی ہجو کرتے تھے)(مسلم، کتاب فضائل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابه :٢٤٨٧)

عروہ رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن اسماء رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ام الفضل لبابہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے اور ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے تھے۔میمونہ رضی اللہ عنہا نے انہیں ایک دینی مسئلے میں افراط سے کام لینے سے بچنے کی تلقین کی۔

منبوذ رحمہ اللہ کی والدہ کہتی ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی تھیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے ،انہوں (میمونہؓ) نے دریافت کیا: تمہارے بال کیوں بکھرے ہوئے ہیں۔انہوں نے جواب دیا: میری کنگھی کرنے والی ام عمارہ (ان کی بیوی) بیماری کے دنوں میں ہے۔ام المومنین نے فرمایا: اے میرے چھوٹے بیٹے! حیض کا ہاتھ سے کیا تعلق ہے یقیناً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ایک کے ہاں تشریف لاتے اور وہ بیماری کے دنوں میں ٹیک لگا کر بیٹھی ہوتی، آپؐ اس کے ساتھ ٹیک لگا لیتے اور اسی حالت میں قرآن کریم کی تلاوت فرماتے اور بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور وہ بیماری کے دنوں میں بیٹھی ہوتی تو اس کی گود میں سر رکھ لیتے اور اسی حالت میں قرآن حکیم کی تلاوت فرماتے اور وہ بیماری (حیض) ہی کے دنوں میں اٹھتی اور آپ کی نماز کی جگہ پر آپؐ کے لیے کپڑا بچھاتی (دوسرے راوی ابن بکر نے یہ بھی کہا) آپؐ اسی کپڑے میں میرے گھر میں نماز ادا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے، اے میرے چھوٹے بیٹے! ہاتھ میں حیض کا کیا اثر ہے؟

(مسند احمد :٦/٢٣٤، ٢٣١۔مسند حمیدی ٣١٠)

ابنِ ابو عتیق محمد بن عبدالرحمٰن بن ابو بکر صدیق روایت کرتے ہیں: میں نے اور قاسم (بن محمد بن ابو بکر صدیق) نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے گفتگو کی اور قاسم اپنی گفتگو میں لغوی غلطیاں بہت کرتا تھا اور اس کی ماں لونڈی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے قاسم سے فرمایا! تم میرے اس بھتیجے کی طرح گفتگو کیوں نہیں کرتے۔ مجھے تمہاری اصل کا خوب علم ہے، اس کی تربیت اس کی ماں نے اور تیری تربیت تیری ماں نے کی ہے۔قاسم عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات سن کر غصے میں آ گیا۔اتنے میں دستر خوان لایا گیا تو وہ اٹھ کھڑا ہوا۔عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا: نماز پڑھنے۔انہوں نے فرمایا: اے بے وفا بیٹھ جا! بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کھانا آ جانے پر نماز نہیں اور نہ ہی ایسی حالت میں جب کہ بول و براز کی حالت تنگ کر رہی ہو (مسلم : ٥٦٠)

❀❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا

بحیثیت مسلمان ہمیں اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ ہم اس مہیب اور ڈراؤنی، خطرناک آگ سے بچنے کے لیے کتنی اور کیسی کوشش کر رہے ہیں، اس کے لیے ہمیں ایسے تمام اعمال کی جدول اپنے سامنے نصب کر کے اشاریہ ترتیب دینا ہوگا ان میں سے کون سا عمل اللہ کو پسند اور جنت میں لے جانے کا باعث ہے اور کون سا آگ کی لپیٹ میں جھونکنے والا۔

اللہ تعالیٰ کی خبر۔۔۔ پر یقین وایمان کا عملی ثبوت دینا ہوگا، تبھی ہم عذابِ نار سے نجات پا سکتے ہیں ورنہ خالی خولی مسلمان کہلانا ہمارے قطعاً کام نہیں آئے گا۔

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے ایمان کو قرآن وسنت کے اوصافِ ایمان کی کسوٹی پر پرکھیں، ہم محسوس یا غیر محسوس شرک کے جال میں تو نہیں پھنس چکے۔ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر کہاں تک کاربند ہیں، کہیں ہماری دعا، ہماری منت، ہماری طلب کا مرجع کوئی اور تو نہیں؟ اگر ایسا ہے تو فی الفور خود کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے اہل کو اس سے روک لیں۔

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ اپنے افکار و نظریات کو ٹٹولیں، کہیں ان میں سوشلزم، کمیونزم، نام نہاد انسان دوستی، جمہوریت، ترقی پسندی، آزاد خیالی، الحاد، معصیتِ الٰہی اور تشکیک کے جراثیم تو نہیں؟ انہیں فکر و عمل میں تضاد کا گھن تو نہیں کھا رہا؟ اسلام کے ساتھ ان کا لگاؤ کیسا ہے! مضبوط اور راسخ ہے یا بودا اور کمزور؟ اگر کوئی کمزوری ہے تو فوراً اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی عبادات کو پرکھیں، قیامِ صلوۃ کا فریضہ کہاں تک سرانجام دیتے ہیں؟ اول وقت ادائیگی کرتے ہیں یا نہیں؟ اگر مرد ہیں تو وہ حدیث ذہن میں رکھیں جس میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: اگر مجھے عورتوں اور بچوں کا خیال نہ ہوتا تو میں مسجد میں آ کر نماز نہ ادا کرنے والوں کے گھر جلا ڈالتا، دنیاوی کاموں میں مشغول ہو کر صلوٰۃ قضا تو نہیں کر دیتے؟ اپنی صلوٰۃ کو آگ سے روکنے کا ضامن بنانے کے لیے اس میں اخلاق، انہماک، اشتیاق اور خضوع و خشوع پیدا کیجیے، نیز مسنون طریقے کے مطابق ادا کرنے کی کوشش کیجیے۔

ہم رمضان شریف کے حقوق کہاں تک ادا کرتے ہیں؟ صیامِ رمضان کی پابندی کرتے ہیں یا نہیں؟ احترامِ رمضان کے تقاضوں کے مطابق ممنوع افعال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،غیبت ،لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ ،وغیرہ سے بچتے ہیں یا نہیں؟

اپنی دولت کی زکوٰۃ خوش دلی سے عبادت سمجھ کر ادا کرتے ہیں یا بے دلی سے تاوان سمجھ کر؟ زکوۃ کے علاوہ صدقہ الفطر اور دیگر صدقات کا اہتمام کرتے ہیں یا نہیں؟

استطاعت ہونے کے باوجود کہیں ابھی تک ہم حج کی سعادت سے محروم تو نہیں؟

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم محترم مہینوں ،رجب، ذی قعد، ذی الحج اور محرم کا احترام کریں، یہ آج بھی چودہ سو سال قبل ہی کی طرح محترم ہیں۔ان کا احترام کرتے ہوئے تو کفارِ عرب بھی لڑائی جھگڑا بند کر دیتے تھے۔اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہم ان مہینوں کی حرمت کا خیال رکھتے ہوئے گالی گلوچ ،لڑائی جھگڑے، لعن طعن، نام بگاڑنے وغیرہ سے مجتنب رہتے ہیں یا نہیں؟

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ اپنی طہارت کو جانچیں۔ کپڑے پاک صاف ہوتے ہیں یا نہیں ۔اپنے اہل کو طہارت کے آداب سکھائیں، غسل کرنے کا عادی بنائیں۔

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے اخلاق کا جائزہ لیں۔کہ وہ حیا ،عدل ،رفق ،صبر وشکر ،تحمل ،عالی ظرفی ،رواداری ،انکساری ،خندہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشانی، ترکِ لایعنی، عفت، رحم دلی، سچائی، ایثار و تواضع، اعتدال کی صفاتِ حسنہ سے معطر ہیں یا نہیں۔

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے اندازِ ملاقات کو پرکھیں: کیا ہم ہر ملنے والے کو اور اپنے سے جدا ہونے والے کو سلام کرتے ہیں یا نہیں؟ ملاقاتی کے سامنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ کہاں تک سر انجام دیتے ہیں؟ اکرامِ ضَیف (مہمان) کا خیال کہاں تک رکھتے ہیں؟ نیز خود کہیں ملاقات کے لیے جاتے ہوئے اسلامی طریقِ ملاقات کا اہتمام کرتے ہیں یا نہیں؟ اشد مجبوری کے علاوہ میزبان پر تین دن سے زیادہ بوجھ تو نہیں بنتے۔

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی چال دیکھیں، اس میں اعتدال ہے یا نہیں؟ چلتے ہوئے فخر و تکبر کا احساس تو نہیں ہوتا؟ اس میں تواضع کس قدر ہے جھک کر چلنا پسند ہے یا نہیں؟ آپ کی چال کیسے سفر میں مصروف رہتی ہے؟ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لیے یا کلب، سینما، جوئے کے اڈوں کی طرف؟ راستہ چلتے ہوئے مرد ہیں تو دائیں طرف عورتیں ہیں تو بائیں طرف چلنے کا اہتمام کرتے ہیں یا نہیں؟ نظر نیچی رکھتے ہیں یا نہیں؟ ہر راہگیر کو سلام کرتے ہیں یا نہیں؟

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی گفتگو کو جانچیں، یہ سچ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرمبنی ہوتی ہے یا جھوٹ پر؟ خیانت، چغلی، غیبت، استہزاء، طعن بازی، گالی گلوچ، نام بگاڑنے، گندے اشعار اور جملے دہرانے میں تو مصروف نہیں رہتی؟ اس میں سچ سے الحاق، خوش کلامی سے پیار، قرآن وسنت سے وابستگی کا اظہار اہل وعیال کی دلجوئی کا کتنا حصہ ہے۔

☆ قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی اور اپنے اہل کی آواز کا خیال رکھیں۔ لہجے میں طنز کی کاٹ تو نہیں ہوتی؟ کسی کی تضحیک یا استہزاء تو مترشح نہیں ہوتا؟ اگر خاتون ہے تو مردوں سے گفتگو کرتے ہوئے گفتار میں خاص سلیقہ اور لہجے میں مٹھاس تو نہیں آجاتی؟ غیر محرموں میں اونچا بولنے سے پرہیز کرتی ہیں یا نہیں؟ اگر مرد ہیں تو خواتین سے بلا مقصد طویل گفتگو تو نہیں کرتے؟

☆ قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ اپنی نگاہوں کو پرکھیں، یہ غیر محرموں کی دید سے مجتنب رہتی ہیں یا نہیں؟ فحش مناظر سے کہاں تک پہلوتہی کرتی ہیں؟

☆ قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم دیکھیں کہ اپنے والدین کے حقوق پورے کر رہے ہیں یا نہیں؟ ان کی اطاعت کرتے ہیں یا نہیں؟ ان کی کسی بات پر برہم ہو کر صبر کا دامن تو نہیں چھوڑ بیٹھتے؟ ان کی گستاخی تو نہیں کرتے؟ ناشکری کے کلمات تو زبان پر نہیں آجاتے؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم جائزہ لیں کہ اپنے رشتہ داروں کے حقوق کہاں تک ادا کر رہے ہیں؟ یاد رہے نبی مکرم ﷺ کا فرمان ہے جو تم سے قطع تعلقی کرے اس سے تعلق جوڑو، اس فرمان کے مطابق صلہ رحمی کے تقاضے پورے کر رہے ہیں یا نہیں؟ تعزیت، عیادت، جنازے میں شرکت، تحائف کا تبادلہ، رشتہ داروں کے بنیادی حقوق میں شامل ہیں۔ کیا ہم یہ تمام اعمال سرانجام دینے میں اپنے دوست احباب کو رشتہ داروں پر ترجیح تو نہیں دیتے؟

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے بچوں کے ساتھ اپنے تعلقات کا جائزہ لیں، انہیں پیار کرتے ہیں یا نہیں؟ انہیں بلا وجہ جھڑکتے تو نہیں؟ مارتے تو نہیں؟ ان کی معصوم الجھنوں کا جواب ڈانٹ ڈپٹ سے تو نہیں دیتے؟

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے معاشرے میں یتیم بچوں کی کفالت میں حصہ لیں۔ ان کے ساتھ پیار اور ہمدردی کا سلوک کریں، انہیں اپنے گھر میں رکھ کر اپنے بچوں کی طرح کفالت کریں۔

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے اور اپنے اہل کے پیشے پر نظر دوڑائیں، کہیں اس کا انتساب، سود، شراب، جوئے، لاٹری، بیمہ، رقص و سرود۔ فلم، غیر اسلامی، غیر اخلاقی اور فحش لٹریچر پھیلانے والے اداروں نیز اسلام میں ممنوع اشیاء سے تو نہیں؟

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم اپنا جائزہ لیں کہ کیا ہم مزدوری معقول لیتے ہیں؟ ماپ تول کیسا ہے! کمی بیشی تو نہیں کرتے؟ دفتری اوقات کیسے گزارتے ہیں؟ فرض ادا کرتے ہوئے یا غیر دفتری کام کرتے ہوئے؟

☆ قوا انفسکم واھلیکم کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے گھر کے سامان ضرورت کا جائزہ لیں۔ کہیں اس کی خرید میں نمود ونمائش کی نیت تو شامل نہیں تھی؟ اس کی چیزوں میں سے کسی پر جاندار تصاویر تو نہیں؟

دیواروں پر تصویری بت تو آویزاں نہیں؟ گھر میں نامحرموں کو لانے اور فحاشی کو فروغ دینے والے ٹی وی اور وی سی آر تو نہیں؟ غیر مسلموں کے مذہبی مقامات کی تصاویر تو آویزاں نہیں؟ اپنی اور اپنے بچوں کی کیسٹیں چیک کریں۔ کہیں ان میں اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی کا مرتکب مواد تو نہیں؟ بجلی، پانی، سوئی گیس، کا غلط استعمال تو نہیں ہو رہا؟ ان کے واجبات ادا کئے جا رہے ہیں یا نہیں؟ ورنہ یہ خیانت بھی ہے اور چوری بھی۔

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی کتابوں کا باریک بینی سے جائزہ لیں۔ کہیں یہ الحاد، تشکیک، بدعات، صحابہ وانبیاء کی توہین اور گستاخی پر تو مشتمل نہیں؟ کہیں یہ فحش، مخربِ اخلاق، مجاہدوں کو عشق باز بنا کر پیش کرنے والی تو نہیں؟ ہم دیکھیں کہ ان میں سے کون سی کتاب ہماری اور ہمارے اہل کی الماری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جگہ پانے کے قابل ہے اور کون سی جلا دیئے جانے کے قابل؟

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے آدابِ طعام کو جانچیں، یہ غیر مسلموں کے انداز سے مشابہت تو نہیں رکھتے؟

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ ہم اور ہمارے اہل کس مقصد کے لیے تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟ دین کی تائید وتوثیق، اپنی استقامت اور اخروی فوائد کے لیے یا نام ونمود اور شہرت کے حصول کے لیے؟

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے رسم ورواج پر نظر دوڑائیں، کیا ہم اور ہمارے اہل وعیال جاہلیت کی رسومات سے کنارہ کش ہیں یا نہیں؟

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی تقریبات کو پرکھیں، ان میں مردوزن کا اختلاط تو نہیں؟ نشست وبرخاست، کھانا پلانا، سنت کے مطابق ہوتا ہے یا نہیں؟ یہ تقریبات غیر مسلم اقوام کی ہم نوائی کا اظہار تو نہیں کرتیں جن میں سالگرہ، بسنت، دیوالی، جشنِ نوروز، اپریل فول، یومِ مئی اور کسی خاص دن کا انعقاد شامل ہے، اس پر حدیث میں سخت وعید آئی ہے کہ غیر مسلم اقوام کی مشابہت کرنے والا انہی میں سے ایک ہے لہذا ہم ان سے بچیں، ان کا مقاطعہ کریں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا تقاضا ہے کہ ہم غیر مسلموں کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظر دوڑائیں ،ان کی تعریف نہ کریں ،ان کے آداب ،رسومات، اطوار اپنانے سے گریز کریں۔ان کی دوستی سے مجتنب رہیں ،انہیں اپنا راز دار نہ بنائیں۔

آخر میں آیئے اللہ کے حضور دوزانو ہو کر اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لیے دعا کریں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْراً مِّنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُوْتِي النَّاسِ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ الْوَلَدِ غَيْرَ الضَّالِ وَلَا الْمُضِلِّ۔

”اے اللہ میرے باطن کو ظاہر کے مقابلے میں بہتر بنا دے اور میرے ظاہر کو بھی ٹھیک کر دے یا اللہ میں تجھ سے اس چیز کی بہتری کا سوال کرتا ہوں جو تو لوگوں کو دیتا ہے اہل سے مال اور اولاد سے کہ نہ (خود) گمراہ ہوں نہ کسی دوسرے کو گمراہ کریں۔“(ترمذی)

آمین!

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بدعات ورسوم سیٹ

اپریل فول	عید میلاد النبی	قربانی کی مسائل
ویلنٹائن ڈے	بدعت کیا ہے؟	میراتھن ریس
پتنگ بازی موسمی تہوار یا؟	لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟	حرمت والے مہینے
سالگرہ	شب برات	ماہ ذوالحجہ کے فضائل
آتش بازی اور لائٹنگ	رجب کے کونڈے اور شب معراج	ماہ محرم کے فضائل اور مروجہ برکات
یومِ مزدور	کافروں کے تہوار اور ہمارا طرز عمل	نعرہ بازی
قرآن خوانی	سوگ اور تعزیت	زندہ کا مردہ کے لئے ہدیہ

مطبوعاتِ مشربہ علم وحکمت
0300-4270553
0321-4609092
کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور
032141440013